108464 _ پیدائشی طور پر دماغی مفلوج پر نماز روزه کی فرضیت کا حکم

سوال

میری پچیس سالہ بہن پیدائشی طور پر ہی دماغی مفلوج ہے جس کی بنا پر ہاتھ پاؤں بھی مفلوج ہیں اوربات چیت بھی نہیں کرسکتی اور خود کھا پی بھی نہیں سکتی اور نہ ہی بیت الخلاء جا سکتی ہے اسکی والدہ ہی اسے کھلاتی اور بیت الخلاء لے جاتی ہے۔

عقلی اعتبار سے اسے ادراك ہے اور خوشی و غمی كو سمجهتی ہے اور وقت اور اشخاص كو بهی پہچانتی ہے اور قرآن مجید بهی سنتی ہے۔

جناب والا ميرا سوال يہ سے كہ: كيا اس پر نماز روزہ اور حج وغيرہ فرض ہيں يا نہيں ؟

وہ نہ تو وضوء کر سکتی ہے اور نہ ہی قرآن کی کوئی سورۃ حفظ کر سکتی ہے، بیٹھ بھی نہیں میں نے اسے نماز کی تعلیم دینے کی بہت کوشش کی لیکن نہ تو رکعات کی تعداد جانتی ہے بلکہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنے لگتی ہے اور بعض اوقات غیر ارادی طور پر ہنسنے بھی لگتی ہے، کیا وہ روزہ رکھے یا کہ فدیہ ادا کرے ؟

يسنديده جواب

الحمد للم.

اگر تو معاملہ اور اس بچی کی حالت بالکل وہی ہیے جو سوال میں بیان ہوئی ہیے، اور یہ بہن نماز کیے معانی اور کیفت کا ادراك نہیں کر سکتی، اور نہ ہی روزے کی حقیقت کو سمجھتی ہیے تو اس کی عقل میں خلل ہونے کی بنا پر وہ مكلف نہیں، کیونکہ عقل نہ ہونے کی بنا پر اس سے تكلیف ساقط ہو جائیگی.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سے:

" تین قسم کےافراد سے قلم اٹھا لیا گیا ہیے: سوئے ہوئے شخص سے حتی کہ وہ بیدار ہو جائے، اور بچے سے حتی کہ وہ بالغ ہو جائے، اور پاگل و مجنون سے حتی کہ وہ عقلمند ہو جائے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4403) سنن ترمذی حدیث نمبر (1423) سنن نسائی حدیث نمبر (3432) سنن ابن ماجم حدیث نمبر (2041) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور جب وہ مکلف ہی نہیں تو پھر اس پر روزے کے بدلے میں کھانا کھلانا واجب نہیں ہوگا.

واللم اعلم.